نے کوئی عملی قدم نہ اٹھایا تو اس کے خطرناک نتائج قوم پر ظاہر ہوں گے۔ مردم شماری کے عمل کی نگرانی کے لیے حکومت نے پارلیمنٹ کی مشترکہ کمیٹی تشکیل دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کمیٹی میں ضرور نمائندگی حاصل کریں کیونکہ یہ آپ کا حق ہے۔ یاد رکھیں اس کے بعد مردم شماری آئندہ صدی میں ہوگی۔

مردم شماری سے حاصل ہونے والے اعداد و شمار کی بنیاد پر مسیحی قوم کو آنے والے وقت میں سیاسی، معاشی اور سماجی حقوق کے حصول کے لیے جدوجہد کرنا ہوگی لہٰذا مردم شماری مسیحی قوم کی ترقی میں سنگِ میل ثابت ہوگی۔ (پندرہ روزہ شاداب، لاہور - 31 اگست 1991ء، ص 11)

"شریعت ایکٹ" مسیحی مذاکروں کا موضوع بنا ہوا ہے۔

شریعت بل قومی اسمبلی میں پیش کیے جانے کے ساتھ ہی ملکی سطح پر بحث و مباحثہ کا موضوع بن گیا تھا اور آج جب یہ بل قانون سازی کے تمام مراحل طے کر کے شریعت ایکٹ کی صورت میں نافذ العمل ہے۔ اس کے اثرات پر غور و فکر جاری ہے۔ مختلف مسیحی تنظیموں کی جانب سے مذاکرے اور تقریبات ہو رہی ہیں۔ ملتان میں ینگ کرسچن سٹوڈنٹس کی مقامی شاخ نے دوسری تنظیموں کے تعاون سے ایک سیمینار کا اہتمام کیا۔ اسی طرح مظفر گڑھ کے مسیحی نوجوانوں نے شریعت ایکٹ کے اثرات کا جائزہ لینے کے لیے ایک تقریب منعقد کی۔

پچھلے دنوں سی ایم ایس اوور سیز مطالعاتی کیمپ لندن کے زیر اہتمام برطانوی کالجوں میں زیرِ تعلیم بارہ طلبہ و طالبات پر مشتمل ایک گروپ پاکستان آیا۔ اس گروپ کو پاکستان کی سماجی، سیاسی اور مذہبی صورتِ حال سے آگاہ کرنے کے لیے "ریورنڈ سیموئیل رابرٹ عزرایاہ، بشپ آف رائے ونڈ کی قیادت میں پانچ مذاکروں کا اہتمام کیا گیا۔ 12 اگست کے سیمینار کا موضوع "شریعت ایکٹ" تھا۔

30 اگست 1991ء کو نواب شاہ کے کرسچن یوتھ گروپ نے "شریعت بل اور اقلیتوں پر اس کے اثرات" کے عنوان سے ایک جلسہ منعقد کیا جس میں مسیحی مقرّرین کے ساتھ ہندو برادری کے مقامی رہنماؤں نے بھی شرکت کی۔

پاسٹرل انسٹی ٹیوٹ ملتان نے اپنے دوماہی مجلّے "اچھا چرواہا" کی اشاعت بابت ماہ ستمبر "شریعت بل" کے لیے مخصوص کی ہے۔

پندرہ کروڑ پچیس لاکھ روپے کی رقم اقلیتوں کے لیے مخصوص کی گئی ہے

وزارتِ مذہبی امور و اقلیتی امور کے انچارج وزیر نے یونائیٹڈ کرسچن ویلفیئر ایسوسی ایشن کی ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "موجودہ حکومت اقلیتوں کی فلاح و بہبود اور اُن کی عبادت گاہوں کی دیکھ بھال کو بڑی اہمیت دیتی ہے۔ اس حقیقت کا اظہار اس امر سے ہوتا ہے کہ اُن کی عبادت گاہوں کی مرمت اور ترقیاتی کاموں کے لیے پندرہ کروڑ پچیس لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔"

جنابِ وزیر نے یہ بھی کہا کہ پاکستان دنیا بھر میں واحد ملک ہے جہاں اقلیتوں کو اکثریت کے برابر شہری حقوق حاصل ہیں۔ وزیر اعظم پاکستان نے اقلیتی مسائل حل کرنے کی خاطر ضلعی سطح پر کمیٹیاں تشکیل دی ہیں۔ اس طرح پچاس لاکھ روپے مستحق طلبہ کو وظائف دینے کے لیے مختص کیے گئے ہیں۔ (دی مسلم، اسلام آباد- 21 اگست 1991ء)

پیٹر جان سہوترا کا تقرر بطور وزیرِ مملکت برائے اقلیتی امور

10 ستمبر 1991ء کو وفاقی کابینہ میں توسیع کے نتیجے میں جن وزراء کا تقرر ہوا ہے، ان میں پیٹر جان سہوترا بھی شامل ہیں۔ انہیں وزیرِ مملکت برائے اقلیتی امور نامزد کیا گیا ہے۔ کابینہ میں پہلے سے اقلیتی نمائندگی جناب رانا چندر سنگھ کر رہے تھے جو بدستور کابینہ میں شامل ہیں۔ (روزنامہ جنگ، لاہور- 11 ستمبر 1991ء)

کیتھولک کلیسیا کی پیش رفت

پندرہ روزہ "کاتھولک نقیب" اپنے قارئین کے لیے پاکستان میں مسیحی تشخص کے حوالے سے ایک سلسلۂ مضامین شائع کر رہا ہے۔ حالیہ اشاعت میں قیامِ پاکستان کے بعد مسیحی تشخص کے حوالے سے کیتھولک کلیسیا کی پیش رفت پر مضمون نگار نے لکھا ہے کہ

"14 اگست 1947ء کو پاکستان معرضِ وجود میں آیا۔ یہ وہ وقت تھا جب دھڑا